بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلاةُ وَالسَّلامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالاَهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-36: علم کے باوجود عمل کو ترک کردینا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں پوائنٹ 36 پر ہم بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف : ترك العمل بالعلم، فقد ورد: "هتف العلم بالعمل فإن أجابه وإلا ارتحل""

(علم پر عمل کو ترک کر دینا منہج سلف میں سے نہیں، یہ وارد ہوا کہ: "علم عمل کو پکارتا ہے اگر وہ اُس کا جواب دیتا ہے تو صحیح ورنہ وہ چلا جاتا ہے")

علم اور عمل کے تعلق سے شیخ صاحب نے چند پیارے جملے بیان کیے ہیں اور یہ بیان فرمایا ہے کہ منہج السلف علم اور عمل کے اعتبار سے کیا ہے؛ علم حاصل کرنا لازمی ہے جیسے پہلے گزر چکا ہے لیکن علم بغیر عمل کے فائدہ کیا ہے؟! علم حاصل کرنا کسی مقصد کے لیے بغیر عمل کے بغیر اپنی اصلاح کے اُس میں کوئی خیر نہیں ہے اور یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے، سلف علم حاصل کرتے اُس کی تعلیم دیتے اور اِس سے پہلے خود بھی اُس پر عمل کرتے۔ تو علم ہے عمل ہے اور پھر دعوت ہے تبلیغ ہے اور پھر صبر ہے ان سب کے لیے۔

جیسا کہ سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ خسارے سے بچنے کے لیے چار چیزوں کی سخت ضرورت ہے:

﴿وَالْعَصْرِ ① اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ②﴾: ہر انسان خسارے میں ہے اللہ تعالیٰ زمانے کی قسم کھا کر فرماتے ہیں:

1-﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾: سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں۔

2-﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾: اور نیک اور صالح عمل کیے ہیں۔

3-﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾: اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی۔

4-﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③﴾: اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔(العصر:1-3)۔

تناصح ہے، علماء فرماتے ہیں جیسا کہ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اصول الثلاثۃ میں فرماتے ہیں کہ:

1-﴿اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾: ایمان سے مراد علم ہے۔

2-﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾: سے مراد عمل ہے۔

3-﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾: سے مراد دعوت ہے إلى الله سبحانه وتعالى۔

4-﴿وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ③﴾: سے مراد ان پر صبر کرنا ہے۔

یہ چار چیزیں ہیں اور ان چار چیزوں کو جاننا بہت لازمی ہے۔

اور علم اور عمل کے اعتبار سے سورۃ الفاتحہ میں دیکھیں آپ بڑا پیارا پیغام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ‏ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ‏﴾ (الفاتحہ: 5-7)

صراط مستقیم پر اگر چلنا چاہتے ہو جس پر چلنے کی ہدایت کی دعا اپنے ربّ سے روزانہ کئی مرتبہ مانگتے ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ شرط رکھی ہے کہ صراط مستقیم وہی صراط ہے جو خاص لوگوں کا ہے اُن کے نقش قدم پر چلو گے اور چلتے رہو گے مرتے دم تک تب تو کامیابی ممکن ہے اور اگر راستہ بدل کر کسی اور کے راستے کو اختیار کر لیا تب تو کامیابی ممکن نہیں ہے۔

﴿اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ﴾ (الفاتحہ:6):

﴿... مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓـئِكَ رَفِيۡقًا ؕ﴾ (النساء:69)

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے بعد اُن کے صحابہ ہیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے صحابہ میں سے سب سے عظیم صحابہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر سید المرسلین وخاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں اور صدیقین اُن سے بہتر کوئی نہیں ہے، شہداء اُن سے بڑے کوئی نہیں ہیں، صالحین اُن سے بڑے کوئی نہیں ہیں۔

یہ سارے کے سارے وصف صحابہ کرام کے لیے ہیں اور ہر اُس شخص کے لیے ہیں جو اُن کی اتباع کرتا ہے احسان کے ساتھ۔

﴿غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ (الفاتحہ:7):

یہ راستہ تو ہم نے جان لیا ہے جب اللہ تعالیٰ نے انعام اور احسان کیا ہے دو اور راستے ہیں:

(۱) ایک ہے ﴿الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ کا راستہ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہے اور یہ اُن کی پہچان ہے۔

علماء فرماتے ہیں مفسرین فرماتے ہیں کہ ان سے مراد یہود ہیں کیونکہ علم تھا عمل نہیں تھا اور جب علم ہو گا عمل نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے غضب کے ایسے لوگ مستحق ہو جاتے ہیں۔

اور راستہ صحابہ کرام کا نہیں سلف کا راستہ نہیں ہو گا یہ یہودیوں کا راستہ ہے مغضوب علیہم کا راستہ ہے۔

(۲) اور اگر عمل کرنا ہے بغیر علم کے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ پھر ٹھیک ہے پہلے عمل کرتے ہیں علم حاصل ہی نہیں کرتے، تو یہ گمراہوں کا راستہ ہے جیسا کہ علماء فرماتے ہیں کہ ان سے مراد نصاریٰ ہیں اور ہر وہ شخص جو اُن جیسا ہے۔

تو ان دونوں کا ہونا لازمی ہے منہج السلف میں دونوں چیزیں ہیں کہ علم بھی ہے اور عمل بھی ہے، اگر ایک ہے دوسرا نہیں ہے تو یہ ﴿الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ﴾ میں سے ہے یا ﴿الضَّآلِّيۡنَ﴾ میں سے ہے بیچ کا راستہ ہے نہیں، حق راستہ ایک ہی ہے صراط مستقیم ہے۔

سلف کے چند اقوال علم اور عمل کے تعلق سے دیکھ لیتے ہیں:

1-سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب انہوں نے قیامت سے پہلے فتنوں کا ذکر کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہا کہ اے علی یہ کب ہو گا؟ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"إذا تفُقِّهَ لِغَيرِ الدِّين، وتعُلِّمَ لِغَيرِ العَمَلِ": یعنی یہ ساری نشانیاں جو قیامت کی نشانیاں ہیں چند نشانیاں بیان کی ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن میں بہت ساری مصیبتوں کا ذکر تھا تو سیدنا عمر نے یہ سوال کیا سیدنا علی سے کہ یہ کب ہو گا تو سیدنا علی ذرا غور سے سنیں کیا فرما رہے ہیں کہ فتنے کب ٹوٹیں گے اس امت پر اس دنیا میں، فرماتے ہیں:

"إذا تفُقِّهَ لغير الدِّين" (جب علم حاصل کیا جائے گا دین کے علاوہ کسی اور چیز کا (اور اپنا محاسبہ کریں ہم اپنا ہی دیکھیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں، آج کی دنیا میں مسلمان کیا کر رہا ہے!

"إذا تفُقِّهَ لغير الدِّين" سمجھ ہو گی علم بھی ہو گا لیکن دین کے لیے نہیں ہو گا))

"وتعُلِّمَ لِغَيرِ العَمَلِ" (اور علم اگر حاصل کیا جائے گا تو عمل کے لیے نہیں کیا جائے گا صرف علم حاصل کرنے کے لیے ہو گا) "والتُمسَتِ الدنيا بعملِ الآخرة" (اور دنیا کا عمل آخرت پر مقدم کر دیا جائے گا)۔ آخرت کی کوئی بھی فکر نہیں ہو گی اور اگر آخرت کے لیے کچھ کرنا بھی ہے تو وہ دنیا ہی کے دکھاوے کے لیے کرنا ہے! (سبحان اللہ)، دیندار بننا ہے تو دنیا کمانے کے لیے ہے نام کمانے کے لیے ہے اقتدار حاصل کرنے کے لیے ہے، اپنے ذاتی مفادات کے لیے یا جماعتی مفادات کے لیے یا دنیا کے لیے۔

(اور اس أثر کو عبد الرزاق نے **المصنف** میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی صحیح فرماتے ہیں)۔

2-سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "تَعلَّمُوا فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَاعْمَلُوا"۔

"تَعلَّمُوا" (علم حاصل کرو (خطاب کس کے لیے ہے؟ اُس زمانے میں صحابہ اور جو تابعین تھے اُن کے لیے ہے اور ہمارے لیے بھی ہے سب کے لیے ہے "تَعلَّمُوا")) "فَإِذَا عَلِمْتُمْ" (پس جب تم علم حاصل کر لو) "فَاعْمَلُوا" (پھر عمل کرو)۔

(اسے خطیب البغدادی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے صحیح ہے)۔

3-سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور اکثر یہ فرمایا کرتے تھے: "مجھے اپنے ربّ سے خوف آتا ہے اپنے ربّ سے مجھے خشیت طاری ہو جاتی ہے کہ قیامت کے دن مجھے سب کے سامنے بلا کر یہ نہ کہہ دے کہ اے عویمر! پھر میں یہ عرض کروں:

"لَبَّيْكَ ربِّ"، پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے یہ سوال کر دے:

"مَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟" (جو تم نے علم حاصل کیا اُس پر تم کیا عمل کر کے آئے ہو؟)"۔

(اسے الدارمی نے روایت کیا ہے سُنن میں اور علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے)۔

صحابہ کرام کتنا ڈرتے تھے! یہ نہیں کہ وہ عمل نہیں کرتے تھے، نہیں ہر گز نہیں واللہ! صحابہ سے بہتر کون عمل کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا ڈر دیکھیں خشیت دیکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھ لے قیامت کے دن کہ اے عویمر! (تصغیر کے ساتھ اپنی تحقیر کرتے ہوئے کہ اگر مجھ سے

میرے ربّ نے یہ سوال کر لیا) جو تم نے علم حاصل کیا ہے اُس پر تم نے عمل کیا کیا ہے تو میں کیا منہ دکھاؤں گا؟! ہم کیا منہ دکھائیں گے ہم کیا کہیں گے ہمیں ڈر نہیں ہوتا؟! یاد رکھیں یہ نہ کہنا کہ علم حاصل نہیں کرنا کیونکہ پھر گمراہی کا راستہ ہے۔

نجات کا راستہ؟ نجات کا راستہ ایک ہے علم ہے اور عمل ہے یہ نجات کا راستہ ہے یہ صراط مستقیم ہے میں نے پہلے بتا دیا ہے۔

4- شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جس نے علم پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے اُسے اس علم کا وارث بنا دیا جو وہ جانتا ہی نہیں تھا" (جس نے علم پر عمل کیا یعنی جو علم حاصل کیا اُس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اُس علم کا وارث بنا دیا جو علم وہ جانتا ہی نہیں تھا یعنی علم میں مزید ترقی اضافہ ہوتا رہے گا ترقی ہوتی رہے گی))، پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾﴾ (محمد:17)

(سبحان اللہ)؛ جن لوگوں نے ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہے:

﴿زَادَهُمْ هُدًى﴾ (اُن کی ہدایت میں اللہ تعالیٰ نے اور اضافہ فرما دیا ہے)

﴿وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾﴾ (اور جو تقویٰ تھا اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے وہ میسر فرما دیا ہے)۔

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں (ابن تیمیہ رحمہ اللہ): "اور اسی طریقے سے وہ جو اتباع حق سے منہ موڑ لیتا ہے وہ حق جو اُس نے جان لیا یعنی علم حاصل کر لیا ہے صرف اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُسے جہالت کا وارث بنا دیتا ہے اور گمراہی میں وہ ڈوبا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو اندھا کر دیتا ہے واضح حق بھی اُسے نظر نہیں آتا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اس کی دلیل میں:

﴿...فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾﴾ (الصف:5)

(اور جب وہ راہ راست سے ہٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں بھی یہ کجی پیدا کر دی ہے زیغ پیدا کر دیا ہے یہ خلل یہ کمی پیدا کر دی ہے پردہ ڈال دیا ہے تاکہ وہ حق کو نہ سمجھ سکیں، اور اللہ تعالیٰ فاسقین کو ہدایت نہیں دیتا)

پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس لیے بعض سلف نے یہ کہا کہ ایک نیکی کے بدلے میں یا ایک نیکی کے سبب اور نیکی کی آسانی مل جاتی ہے کہ نیکی کرنے والا شخص اور نیکی پر آمادہ ہو جاتا ہے اور وہ نیکی کر لیتا ہے اور بُرائی کے بدلے میں یا بُرائی کی سزا میں ایک یہ سزا ہوتی ہے کہ اور بُرائی کا ارتکاب کیا جاتا ہے"۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے (آمین)۔ (**مجموع الفتاویٰ** جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 10)

5- اور ابن القیم رحمہ اللہ کی **زاد المعاد** میں پچھلے درس میں میں نے بیان کیا تھا کہ جہاد النفس کے چار مرتبے ہیں:

(۱) سب سے پہلا ہے کہ علم کے لیے نفس کا مجاہدہ کرتے رہنا۔

(۲) پھر عمل کے لیے علم حاصل کرنے کے بعد۔

(۳) اور پھر "الدعوة إليه" اُس کی طرف دعوت دینے کے لیے۔

(۴) پھر صبر کرنے کے لیے جدوجہد کرنا یعنی جہاد کرنا نفس پر۔

6- شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ آخر میں آخری اُثر ہے فرماتے ہیں کہ تام اور نفع بخش ہدایت یہ ہے نوٹ کر لیں، نفع بخش ہدایت جو مکمل اور تام ہدایت ہے کیا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: "یہ وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے دونوں کو جمع کر دیتا ہے علم اور عمل کو (کوئی شخص دیکھنا چاہتا ہے کہ کوئی شخص ہدایت یافتہ ہے یا نہیں تو اُس کی زندگی میں دیکھے علم اور عمل ہے کہ نہیں ہے) کیونکہ ہدایت بغیر عمل کے نفع بخش ہو نہیں سکتی بلکہ نقصان دہ ہے کیونکہ انسان اگر عمل نہیں کرتا تو وہ علم اُس کے لیے وبال بن کر رہ جاتا ہے"۔ (**شرح دعاء قنوت الوتر** صفحہ نمبر 5)۔

شیخ صاحب نے وتر کی دعا کی شرح کی ہے چھوٹا سا کتابچہ ہے اس کے صفحہ نمبر 5 میں یہ بیان کیا ہے کہ تام اور نفع بخش ہدایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے کسی بندے کے لیے دونوں چیزوں کو جمع کر دے علم اور عمل کو کیونکہ ہدایت بغیر عمل کے نفع بخش نہیں ہے بلکہ نقصان دہ ہے کیونکہ بے شک انسان جو ہے اگر عمل نہ کرے تو وہ علم اُس کے لیے وبال بن کر رہ جاتا ہے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 37. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 36 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio